غایت کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن

إِنَّ الَّذِينَ نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ

احاطۂ دائرہ سے خارج نہ ہو

الحمد للہ

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین سب سے ... اگرچہ وہ اصلا

خبیثہ امکان کذب ووقوع دروغ خدا کا بے مثال ردّ وابطال اُن کے شبہات واہیہ

باطلہ واوہام عاطلہ کا دفع وازہاق بروجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقباحتوں کو اظہار

خباثتوں نجاستوں کو واضح وآشکار کرنیوالے چھ رسالے

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

سُبحٰن السُّبّوح

عن

عیبِ کذبٍ مقبوح

۱۳۰۷

مزق تلبیس ادعائے تقدیس والنیبۃ الجباریہ علی جہالۃ الاخباریہ وپیکانِ جانگداز

برمکذبان بے نیاز ودامانِ باغ سبحٰن السبوح والقمع المبین لآمال المکذبین

از افادات وافاضات

حضور پر نور اعلیٰحضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز وتالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ علیہم

دار الاشاعت جامعہ گنج بخش دربار داتا صاحب لاہور

قیمت ڈھائی روپے

ہی صادق نہیں، پھر عدم کذب اُن کے لئے کیا باعثِ مدح ہو ، دیکھ اوذی ہوش یہ فارق ہے نہ وہ کہ جب تک عیب ممکن ہو کمال حاصل ہی نہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭

تکمیل جمیل۔ اقول او جھوٹی نظیروں سے بے چارے عوام کو چھلنے والے اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھ مسلمان کو اہل بدعت کے بہتر فرقے پورے گِنا کر کہیئے ، رافضی ، وہابی ، خارجی ، معتزلی ، جبری ، قدری ، ناصبی وغیرہ ، نہیں تو بے شک اُس کی بڑی تعریف ہوئی ، اور بعینہ یہی کلمات کسی کافر کے حق میں کہیئے ، تو کچھ تعریف نہیں ، حالانکہ یہ سالبہ قضیے دونوں جگہ قطعاً صادق ، تو کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا ، لہٰذا محمود ہوا ، اور اُس کافر کو رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نہ تھی ، لہٰذا مدح نہ ٹھہرا ، کوئی جاہل سا جاہل یہ فرق نہ سمجھے گا ، بلکہ تفرقہ وہی ہے ، کہ جب یہ فرقے اہلِ قبلہ کے ہیں ، تو مسلمان کے حق میں اُن بہتّر کی نفی سُنّی ہونے کا اثبات کرے گی ، لہٰذا اعظم مدائح سے ہُوا ، اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوہی سے خارج ، تو اُن کی نفی سے کسی وصف محمود کا اُس کے لئے اثبات نہ نکلا ، ولہٰذا مفید مدح نہ ٹھہرا والحمد للہ علی اتمام الحجۃ ووضوح المحجۃ تازیانہ ۱۴۔ قولہ "بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد وتکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد" اقول اچھا ہوتا کہ تم بھی اُسی کس کے مثل ہوتے کہ ایسے کاذب کلاموں کے بس تو نہ ہوتے ، اے عقل مند ! وہ ماؤف اللسان تکلم بکلام صادق بھی نہ کر سکے گا ، تو عدم مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب سے ثبوت صدق نہیں ۔ تازیانہ ۱۵۔ قولہ "یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیۂ غیر مطابق للواقع نمے تواند کرد" اقول تم سے بڑھ کر فاسد المتفکرہ کون ہوگا ، پھر کتنے قضایائے باطلہ کا عقد کر رہے ہو ، بھلا حضرت کیا فساد متفکرہ صرف قضایائے کاذبہ ہی کے لئے ہوگا ، اور جب مطلقاً ہے ، تو عقد قضیۂ مطابقہ پر بھی قدرت نہ ہوئی ، تو صراحۃ وہی فارق صادق اور وہم زاہق ، ہاں جس تام العقل ، سالم النطق کو لطف الٰہی صدق محض کی استطاعت دے کہ بوجہ مانع غیبی اصدار کذب سے ممنوع و مصروف ہو ، تو یہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا ، اُسی وجہ سے کہ اب ثبوت صادقیت کبریٰ سے مُنبی اور کمال جلیل یعنی عصمت من اللہ پر مبنی ، خلاصہ یہ کہ شخص مذکور اس طور پر زیر موضوع مندرج اور بطور فساد تفکر خارج فظہر التفرقۃ وذہب الوسوسۃ تازیانہ ۱۶ تا ۱۹۔ قولہ "یا شخصے کہ کلام صادق از وصادر کردد